نظم:

بابری مسجد کی شہادت پر

ہر قدم پر خون کی ندی خدایا بہہ گئی
اور یہ چشمِ فلک حیرت زدہ ہی رہ گئی

آسماں کو حق یہ حاصل ہے کہ برسائے لہو
بابری مسجد نجس ہندو کے ہاتھوں ڈھ گئی

مسلمِ خوابیدہ ہنگامِ خموشی یہ نہیں
غیرتِ ملّیِ ہمیں کیا کیا سنا کر رہ گئی

زخمِ بیت مقدس و اقصیٰ ابھی تازہ ہی تھا
وہ مصیبت ملتِ بیضاء تو کیسے سہہ گئی

میری بربادی کا نقشہ دیکھنے والو سُنو!
مسجد بابر وہ فانیؔ بات آخر کہہ گئی

الجہاد اللہ اکبر ہے لعینوں کا علاج
کس طرح پھر بھاگتا ہے دیکھ ہندو سامراج